گلشنِ اُردو

برائے درجہ پنجم [V]

(تیار کردہ: صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ)

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

ڈائرکٹر (پرائمری ایجوکیشن)، محکمہ تعلیم، حکومت بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبۂ بہار کے لئے

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام (S.S.A) کے تحت

اسکولی بچوں کے لئے درسی کتابیں برائے

مفت تقسیم

شائع کی گئیں۔ کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

S.S.A. 2015-16 2,98,175

شائع کردہ:

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔ 800001

مطبوعہ : Vijay Shree Offset Printer, Patna-16 (ٹکسٹ کے لئے 70G.S.MH.P.C سفید واٹرمارک Cream Wove کاغذ استعمال میں لایا گیا اور سرورق کے لئے 130G.S.M. واٹرمارک H.P.C کا سفید کاغذ استعمال میں لایا گیا)۔ Size: 24 x 18 cm

پیش لفظ

محکمہ تعلیم،حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق،اپریل2009ء سے پہلے مرحلہ میں ریاست کے درجہIX کے طلباء و طالبات کے لئے نئے نصاب کو نافذ کیا گیا۔اسی کے تحت تعلیمی سال11-2010 کے لئے درجہI،III،VIاور X کی تمام لسانی اور غیر لسانی درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا گیا۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (NCERT)،نئی دہلی کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کے حساب (ریاضی) اور سائنس نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT)، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہI،III،VIاور X کی تمام درسی کتابیں بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائننگ کر کے شائع کی گئیں۔اس سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی سال2012-2011 کے لئے درجہ II، IV اور VII کی نئی درسی کتابیں صوبے کے طلباء وطالبات کے لئے فراہم کی گئیں اور تعلیمی سال 13-2012 کے لئے درجہ Vاور VIII کی نئی کتابیں دستیاب کرائی گئیں۔ساتھ ہی ساتھ درجہ II،IVاور VII کی کتابوں کا نیا ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن بھی اسی سال ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے تعاون سے شائع کیا گیا!

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے معزز وزیر اعلیٰ، بہار جناب جیتن رام مانجھی، وزیر تعلیم جناب برشن پٹیل اور محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری، جناب آر.کے مہاجن کی رہنمائی کے تئیں ہم تہہ دل سے شکرگزار ہیں۔

این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے ڈائرکٹر صاحبان کے بھی ممنون ہیں، جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ طلباء سرپرستوں، معلموں نیز ماہرین تعلیم کے تبصروں اور مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا، تا کہ ریاست کو ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

دلیپ کمار.I.T.S

منیجنگ ڈائرکٹر

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

رہنما کمیٹی برائے فروغ درسی کتب

☆ جناب راہل سنگھ

اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ جناب امت کمار

اسسٹنٹ ڈائرکٹر، پرائمری ایجوکیشن، محکمۂ تعلیم، حکومت بہار

☆ جناب رام شرناگت سنگھ، جوائنٹ ڈائریکٹر

محکمہ تعلیم، حکومت بہار، پٹنہ

☆ ڈاکٹر شوبنا شانڈلیہ

ایجوکیشن اکسپرٹ، یونیسیف، پٹنہ

☆ جناب حسن وارث

ڈائرکٹر ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ جناب مدھوسودن پاسوان

پروگرام آفیسر، بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ ڈاکٹر سید عبدالمعین

صدر، ٹیچرس ایجوکیشن، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ ڈاکٹر گیان دیومنی ترپاٹھی

پرنسپل مستری کالج آف ایجوکیشن اینڈ مینجمنٹ، حاجی پور

پروگرام کنوینر:۔

جناب محمد امتیاز عالم، لکچرر، اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، بہار، پٹنہ 800006

مرتبین:۔

(1) جناب جنید — معلم، اردو پرائمری اسکول، ٹولہ پرویز خاں، نگرہ، چھپرہ، سارن

(2) جناب سید اسماعیل حسنین نقوی۔ — سابق ریڈر، کم لینگویج ایکسپرٹ (اردو) اکاڈمک ڈپارٹمنٹ، بی ٹی بی سی پٹنہ

(3) جناب غلام مصطفٰی عزیزی — سابق معلم، اردو مڈل اسکول، بیلہڑیا، ٹکاری، گیا

(4) جناب محمد نقی حسن ایوبی — معلم اردو پرائمری اسکول، دسنہ، استھاواں، نالندہ

(5) محمد نوشاد عالم صدیقی — معاون معلم، اردو مڈل اسکول، بیلہڑیا ٹکاری، گیا

تجزیہ کار:۔

ڈاکٹر اسرائیل رضا، — ڈی ڈی ای پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ

ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی، — اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ

اپنی بات

قومی نصابی خاکہ 2005ء کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے صوبائی نصابی خاکہ 2008ء کو نافذ کیا گیا اور یہ کوشش کی گئی کہ قومی تعلیمی پالیسی 1986ء میں مذکور، بچوں کی تعلیم کے بنیادی نکتوں [ایک ایسے تعلیمی نظام کو فروغ دیا جائے، جس میں بچوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہو] کی جانب، مزید پیش رفت ہو سکے۔ نصاب کے رہنما اصولوں کے مطابق بچوں کو ''رٹنے'' کی عادت سے الگ رکھنے اور ان کی معلومات کو کتاب کے باہر کی زندگی سے آشنا کرانا ضروری ہے، یعنی ہماری اس درسی کتاب میں سیکھنے کا عمل ''رٹنا'' نہ ہو کہ بچوں میں تفہیم کو فروغ دینا ہے۔

اس درسی کتاب کے تمام ابواب مکمل طور پر ''عملی سرگرمیوں'' پر مبنی ہیں، یعنی اسے بچے خود کے تلاش و جستجو سے اپنی منطقی قوت کو پیدا کر پائیں گے، نیز اپنی پوشیدہ تخلیقی صلاحیتوں کو بھی اجاگر کر سکیں گے۔ انہی مقاصد کے تکمیل کے پیش نظر، یہ درسی کتاب تیار کی گئی ہے جو کئی مراحل سے گذر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

درجہ پنجم [V] کی اس کتاب کو تیار کرنے میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ بچے زبان کی بنیادی مہارتوں کو حاصل کرنے کے ساتھ ہی عملی قواعد کی جانکاریاں بھی حاصل کر سکیں۔

اس درسی کتاب کی تیاری میں صوبہ بہار کے اہم تجزیہ کار، صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، پٹنہ 800006 کے مختلف شعبوں کے ماہرین اور صوبہ کے اساتذہ کرام کے عملی مشوروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ مختلف سطحوں پر کئی ورک شاپ منعقد کر کے ملک کے مختلف ناشرین کی مطبوعات سے استفادہ کرتے ہوئے اس کتاب کے مسودے کو آخری شکل دی گئی ہے۔ اس کتاب سے بچوں کی زبان، ذہنی معیار، فطری ذوق کے مدنظر اسباق کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ ان کے اندر زبان کی سمجھ اور پڑھنے کا شوق فطری طور سے پیدا ہو سکے۔

اس کتاب کے مسودے کو صوبہ بہار کے مختلف اضلاع کے منتخب اسکولوں میں تجربہ کے بعد موصولہ مشوروں اور درجات III، IV، VI، اور VII کی شائع درسی کتابوں سے موصولہ مشوروں کی روشنی میں مزید ترمیم و اضافہ کر کے درس و تدریس کے ماہرین اور اساتذہ کی نظر ثانی کے بعد یہ کتاب پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہذا درجہ IV کے بعد اب درجہ V کے لئے یہ درسی کتاب پیش خدمت ہے۔

ان تمام اساتذہ کرام، ادباء اور شعراء حضرات، جن کی نگارشات شامل اشاعت ہیں، میں ان کا صمیم قلب سے متشکر ہوں، ساتھ ہی دیگر تمام اساتذہ کرام ماہرین لسانیات اور تجزیہ کاروں کا بھی ممنون و مشکور ہوں، جنکی اجتماعی کاوشوں کے نتیجے میں ایسی کارآمد اور دلچسپ کتاب سامنے آسکی۔

اس کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے میں والدین حضرات، ماہرین تعلیمات، اساتذہ کرام اور دانشور حضرات کے مفید اور کارآمد مشوروں کا مجھے مزید انتظار رہے گا۔

حسن وارث
ڈائریکٹر
صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، بہار، پٹنہ

ترتیب

دیباچہ

اپنی بات

1۔ حمد نظم "نعت" (برائے مطالعہ) 1

2۔ سچ کی تاثیر نثر 8

3۔ کفایت شعاری نثر 13

4۔ ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے نظم "کسانی کھیل" (برائے مطالعہ) 20

5۔ بی بی فاطمہ نثر 25

6۔ ہمیں پیاس کیوں لگتی ہے نثر 31

بندر کی شرارت (نظم) (برائے مطالعہ)

7۔ لوری 38

8۔ بطخ میاں نثر 45

9۔ خط۔ نالندہ کی سیر نثر 53

ہند کے باغبانو اٹھو نظم 59

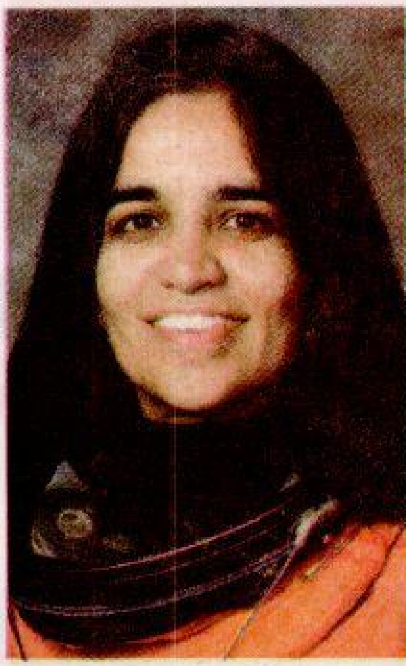

11-	زراف	نثر		64
12-	چوہے ہی چوہے	نثر	محنت	73
13-	پہیلی	نظم		83
14-	کلپنا چاولا	نثر		89
15-	گرو گوبند سنگھ	نثر		94
16-	چاند پہ جا پہنچا انسان (نظم)			
	موت کا بیج	(برائے مطالعہ)		1010
17-	شری نواس رامانوجم	نثر		106
18-	غبارے	نثر		114
19-	گنگا	نظم		121
20-	ملا نصیر الدین	نثر	نوشیر واں	126

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

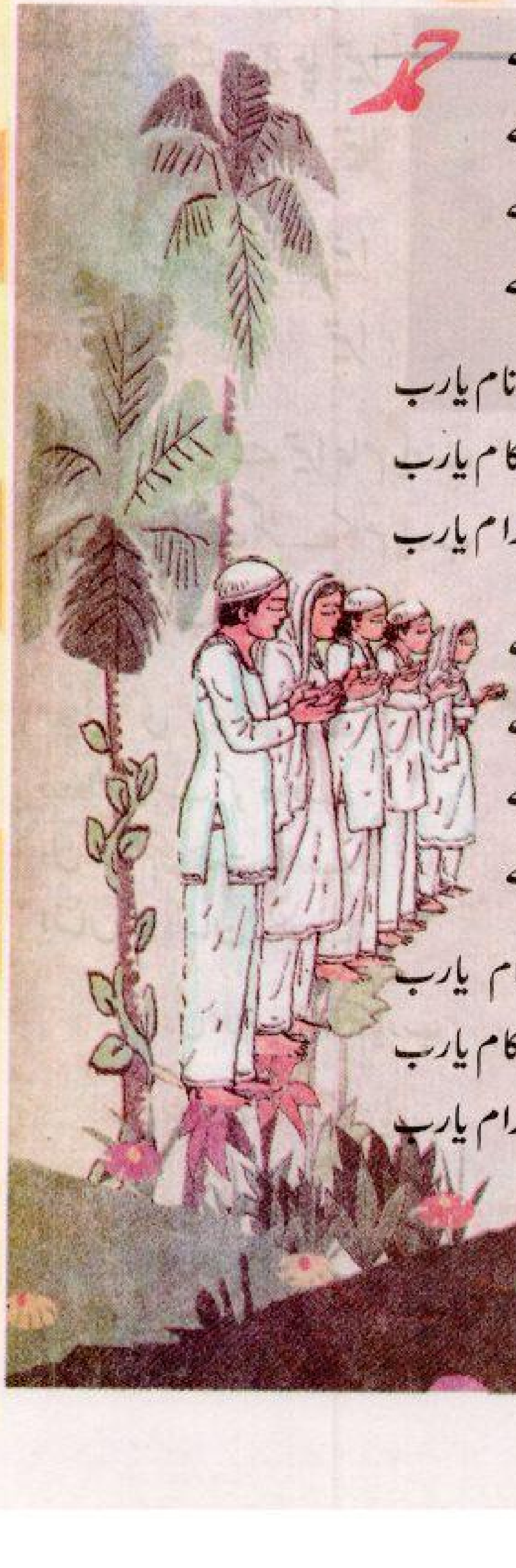

حمد

عالم کا رکھوالا تو ہے
راحت دینے والا تو ہے
اللہ تو ہے مولا تو ہے
عالی تو ہے اعلیٰ تو ہے

سیکڑوں تیرے نام یا رب
بنا دے بگڑے کام یا رب
سب کو دے آرام یا رب

پاک دلوں میں مہماں تو ہے
سب کی خوشی کا ساماں تو ہے
سارے جہاں کا سلطاں تو ہے
ہر اک دل کا ارماں تو ہے

تو ہے دل آرام یا رب
بنا دے بگڑے کام یا رب
سب کو دے آرام یا رب

Sarva Shiksha 2015-16 (Free)

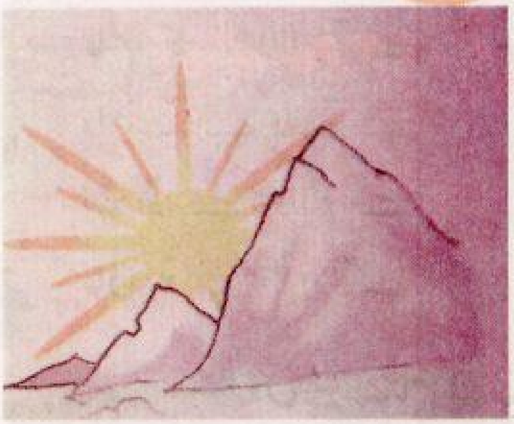

صحن چمن میں چرچا تیرا
دیر و حرم میں جلوا تیرا
زبانِ گل پر نغمہ تیرا
سارا عالم شیدا تیرا

فیض ہے تیرا عام یارب
بنادے بگڑے کام یارب
سب کو دے آرام یارب

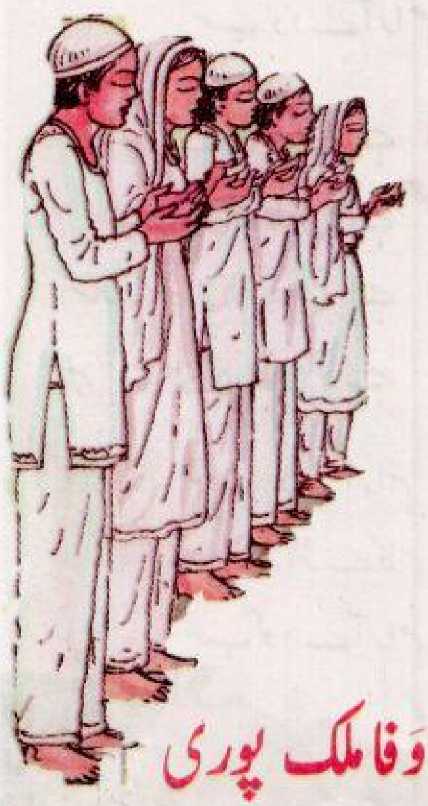

سچائی کی رہ دکھا دے
درد والم کی سب کو دوا دے
دل میں علم کی جوت جگادے
انساں کو انسان بنادے

دل ہو سب کا رام یارب
بنادے بگڑے کام یارب
سب کو دے آرام یارب

وفا ملک پوری

پڑھیے اور سمجھیے:

(الف) عالِم = جاننے والا — دَیر = بت خانہ، مندر

عالَم = دنیا، زمانہ — دِیر = مدت

عالی = بلند، بزرگی — علَم = پرچم، جھنڈا

اعلیٰ = بہت بلند، اوپر — عِلم = جاننا

اَلَم = دکھ، غم — راحت = سکون

مولا = مالک — صحن = آنگن

نغمہ = گیت — چمن = پھلواری

سلطان = حاکم (بادشاہ) — حرم = خانۂ کعبہ کا احاطہ

ارماں = تمنا — شیدا = چاہنے والا

فیض = مہربانی — رام = آرام کا مخفف، قابو، سکون

جوت = روشنی

(ب) مجھے ایسے بھی لکھا جاتا ہے [مخفف]

مشرق = شرق

مغرب = غرب

ہندوستان = ہند

پاکستان = پاک

ادراک = درک

(ج) صلی اللہ علیہ وسلم	=	صلعم
رضی اللہ عنہٗ	=	ؓ
علیہ السلام	=	ؑ
رحمۃ اللہ علیہ	=	ؒ
مصرع	=	ع
صحیح	=	ؔ

سوچیے اور بتائیے:

(1) سارے جہاں کا رکھوالا کون ہے؟

(2) سب سے بڑا کون ہے؟

(3) ساری دنیا میں کس کے نام کا چرچا ہے؟

(4) کس کا جلوہ ہر جگہ پایا جاتا ہے؟

(5) کس کا فیض ہر جگہ پایا جاتا ہے؟

☆ اللہ کیلئے اور کون کون سے الفاظ آتے ہیں لکھئے۔

☆ شاعر اس نظم میں کون کون سی خواہشات کا اظہار کرتا ہے

ملایئے اور پورا کیجیے:

(1) عالم کا............................ تو ہے

راحت............................ تو ہے

(2) سینکڑوں............................ یارب

بنادے............................ یارب

(3) سچائی کی............................ دکھادے

دل میں............................ جگادے

آیئے کریں:۔

اس حمد کو زبانی یاد کیجیے اور درجہ میں تمام بچے مل کر گائیے۔

مندرجہ ذیل بند کی تشریح کیجیے:۔

(1) سچائی کی راہ دکھادے۔ دل میں علم کی جوت جگادے

دردوالم کی سب کو دوا دے انساں کو انسان بنادے

(2) پاک دلوں میں مہماں تو ہے سارے جہاں کا سلطاں تو ہے

سب کی خوشی کا ساماں تو ہے ہر اک دل کا ارماں تو ہے

(1) طلبا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر باادب ہاتھ باندھ کر اس حمد کو باری باری سے ترنم کے ساتھ پڑھیں۔ پھر مل کر باآواز بلند پڑھیں۔

(۲) دوسری کوئی حمد جو آپ کو یاد ہو درجہ میں سنائیے۔

حمد اس نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی و بڑائی بیان کی جاتی ہے

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

برائے مطالعہ

''نعت''

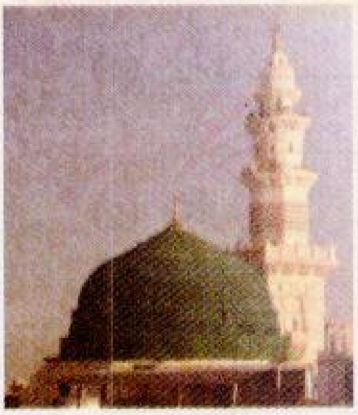

احمد مصطفیٰ
یا حبیبِ خدا
سرورِ انبیاء
رہنما! رہنما!
سید الہاشمی !
ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبیؐ! السلام اے نبیؐ

میرے اُمّی لقب
شہرِ علم و ادب
شہنشاہِ عرب
علم تم سے طلب
یا نبیؐ یا نبیؐ
ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبیؐ ! السلام اے نبیؐ

فاطمہ کے پدر
سیّدِ خوب تر
اس طرف بھی نظر
لو میری کچھ خبر

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

آس تم سے لگی
ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبی ﷺ ! السلام اے نبیؐ

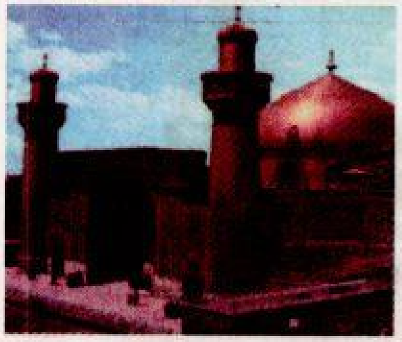

جانِ دنیا و دیں
خاتم المرسلیں
رحمت العالمیں
شاہ دنیا و دیں
تم سے رحمت ملی
ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبی ﷺ ! السلام اے نبیؐ

تم پہ اتری وحی
شمع رحمت چلی
لَو ہے تم سے لگی
روشنی ہو مری
تم مری زندگی
ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبیؐ ! السلام اے نبیؐ
السلام اے نبیؐ!
السلام اے نبیؐ!!

❖ سید ابراہیم نادم بلخی مرحوم

سبق 2:

”سچ کی تاثیر“

ایک شریف خاندان کا نوعمر لڑکا علم وکمال حاصل کرنے کے شوق میں اپنے وطن عزیز کو چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ وہ اپنی ضعیف ماں سے عرض کرتا ہے ”امّی جان میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔“ ”اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک قافلے کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔ جو عنقریب ہمارے ملک کی راجدھانی بغداد کو جانے والا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس شہر میں ہر قسم کے کامل لوگ موجود ہیں اور وہاں علم کا چرچا ہے۔

اس یتیم لڑکے کی یہ درخواست اگر چہ ماں کے دل کو غمگین کرنے والی تھی مگر وہ اپنے پیارے بچے کی جدائی کو علم کی دولت کے مقابلہ میں گوارہ کرسکتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہونہار بچے کے اس نیک خیالی کو بہت پسند کیا اور نہایت خوشی کے ساتھ اس کی درخواست کو منظور فرمایا۔

ضعیف ماں نے ضروری سامان سفر تیار کیا اور جب قافلے کی روانگی کا وقت آیا تو چالیس دینار لڑکے کے حوالے کئے۔ اس نقدی کے علاوہ ایک اور چیز بھی عطا کی جو کہ دنیا کے تمام جواہرات سے زیادہ بیش قیمتی تھی۔ وہ قیمتی چیز صرف یہ نصیحت تھی کہ ”میرے پیارے بچے! ہمیشہ سچ بولنا۔ اپنے دل، زبان اور

ہاتھ کو سچا رکھنا۔ کیسا ہی خوف وخطر پیش آئے سچ بات پر ثابت قدم رہنا۔ اب تم مجھ سے عہد کرو کہ ہمیشہ اس نصیحت پر عمل کروں گا"۔

سعادت مند لڑکے نے ماں کی بات غور سے سنی اور سچے دل سے عہد کیا کہ "میں کسی حال میں اس کے خلاف نہ کروں گا۔" یہ کہہ کر سلام رخصت کیا اور قافلہ کے ہمراہ بغداد کو روانہ ہوا۔ قافلے نے ابھی دو تین منزلیں ہی طے کی ہونگی کہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا۔ قافلہ میں شامل سارے لوگ خوف زدہ ہوگئے۔ مگر اس لڑکے کو کسی طرح کا خوف نہیں تھا۔ وہ بالکل اطمینان کے ساتھ اپنے جگہ کھڑا رہا۔ ڈاکوؤں نے باری باری سب کو لوٹنا شروع کیا۔ جو شخص کچھ حیلہ یا عذر کرتا اسے ڈاکوؤں کے ذریعہ بری طرح ستایا جاتا۔ ایک ڈاکو اس لڑکے کے پاس آیا اور بولا "اے لڑکے تمہارے پاس کیا ہے؟"

لڑکے نے برجستہ جواب دیا۔ "میرے پاس چالیس دینار ہے۔"

چالیس دینار! ڈاکو نے متعجب ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں ہاں چالیس دینار۔ لڑکے نے پھر سے کہا۔

کہاں چھپا رکھا ہے؟ ڈاکو نے رُعب دار آواز میں کہا۔

میری ماں نے اسے میرے قمیص کے آستین میں سی دیا ہے تاکہ کہیں راستے میں گر نہ جائے۔ لڑکے نے آستین دکھاتے ہوئے جواب دیا۔ لڑکے کا بے باک جواب سن کر ڈاکو اسے اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ کہہ سنایا۔

سردار کو پہلے تو اس بات کا یقین نہیں ہوا مگر جب آستین کھول کر دیکھا تو سچ مُچ چالیس دینار نکلے۔ سردار نے کہا کہ اے لڑکے اگر تم حقیقت نہیں بتاتے تو تمہارا یہ مال بچ سکتا تھا۔ لڑکے نے جواب دیا" میری ماں نے مجھے رخصت کرتے وقت نصیحت کی تھی کہ کیسا ہی خوف وخطر پیش آئے ہمیشہ سچ بولنا۔ اور میں نے اپنی ماں سے اس نصیحت پر عمل کرنے کا عہد کیا ہے۔

لڑکے کا جواب سن کر سردار بہت متاثر ہوا۔اس کے دل سے ایک آواز آئی "کیا تجھ کو شرم نہیں آتی؟ یہ لڑکا اپنی ماں سے کئے گئے عہد پر قائم ہے اور تو اس بڑے مالک کے عہد کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہے اور ناحق اس کی خلقت کو ستاتا اور پریشان کرتا ہے۔"

اپنے دل کی اس آواز کو سنتے ہی ڈاکوؤں کے سردار نے لوٹ مار کے اس پیشہ سے توبہ کرلی اور اس کے تمام ساتھیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا۔انہوں نے ہر ایک شخص کا مال واپس کر دیا اور جن کو تکلیف پہنچائی تھی ان سے معافی چاہی اور آئندہ تمام عمر نیکی کے ساتھ بسر کی۔ جانتے ہو وہ کون تھے جن کے سچ کی ایسی تاثیر ہوئی؟ وہ تھے جناب ابومحمد محی الدین۔ جو آگے چل کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کے نام سے مشہور ہوئے۔جن کی درگاہ شہر بغداد میں واقع ہے جہاں عقیدت مندوں کا مجمع لگا رہتا ہے اور جہاں سے لاکھوں نامرادوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

پڑھیے اور سمجھیے

نوعُمر	کم عمر	سعادت مند	فرمابردار
عزیز	پیارا	عہد	زمانہ
آمادہ	تیار	رخصت	جُدا
ضعیف	بزرگ	ہمراہ	ساتھ
تاثیر	اثر	عنقریب	بہت جلد
نمودار	ظاہر ہونا۔سامنے آنا		
یتیم	جس کے والد انتقال کر گئے ہوں	حیلہ	بہانا
غمگین	اُداس	خِلقت	بنایا ہوا۔پیدا کیا ہوا

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

دینار : عراقی روپیہ　　ثابت قدم : اٹل

خوف وخطر: ڈر

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(i) گر آپ اجازت دیں تو میں ایک .... کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔

(ii) ضعیف ماں نے ضروری .... تیار کیا۔

(iii) میرے پیارے بچے ہمیشہ .... بولنا۔

(iv) لڑکے کا جواب سُن کر سردار بہت .... ہوا۔

(v) اس کے دل سے ایک آواز آئی۔ کیا تُجھ کو .... نہیں آتی۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(i) لڑکا وطن چھوڑنے پر کیوں آمادہ ہے؟

(ii) ماں نے لڑکے کو کتنے دینار دیئے؟

(iii) ماں نے دینار کہاں چھپا دیا تھا؟

(iv) لڑکا آگے چل کر کس نام سے مشہور ہوا؟

(v) سیدنا شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ بغدادی کا مزار اقدس کہاں ہے؟

درجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی بتائیں۔

(i) لڑکے نے ماں سے کیا عرض کیا؟

(ii) ماں نے لڑکے کو کیا نصیحت کی؟

(iii) ڈاکو لڑکے کو سردار کے پاس کیوں لے گیا؟

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

(iv) ڈاکوؤں کے سردار کے دل سے کیا آواز آئی؟

(v) سچ کی کیا تاثیر ہوئی؟

مثال دیکھ کر نئے الفاظ بنائیے:

مثال- سعادت : سعادت مند

(1) احسان : ______

(2) دولت : ______

2 فائدہ : ______

(4) ضرورت : ______

(5) درد : ______

(6) ہُنر : ______

کر کے دیکھیے:

سچ بولنے سے اگر آپ کو کوئی فائدہ ہوا ہو تو لکھیے؟

______

______

______

______

______

سبق 3:

کفایت شعاری

بعض لوگوں کو اپنے بزرگوں کی میراث اس قدر مل جاتی ہے کہ وہ اس کی آمدنی سے بغیر محنت کیئے اپنا گزارہ بہ خوبی کر سکتے ہیں، لیکن دنیا میں زیادہ تر ایسے آدمی ہیں جو اپنی ذاتی محنت کی اُجرت سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

میراث کی آمدنی یا اپنی محنت کی اُجرت سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو نیک چلن اور دُور اندیش ہوتے ہیں، کیوں کہ نیک چلنی معاش پیدا کرنے پر آمادہ کرتی ہیں۔ دور اندیشی خرچ کرنے کا طریقہ سکھلاتی ہے۔

دور اندیش آدمی آمد و خرچ کو اپنی نظر میں رکھتا ہے، وہ آگے اور پیچھے دونوں طرف دیکھتا رہتا ہے۔ وہ بے ضرورت خرچ کرنے کو سخت گناہ جانتا ہے۔ اگر آمدنی کم ہوتی ہے تو اپنی ضرورتوں کو مختصر کر دیتا ہے۔ حتی الامکان کچھ نہ کچھ بچاتا ہے تاکہ بیکاری، بیماری، قحط اور اتفاقی ضرورتوں کے وقت کام آئے۔ وہ کئی مواقع پر دوسروں کی دست گیری بھی کرتا ہے۔ ایسا آدمی کفایت شعار کہلاتا ہے۔

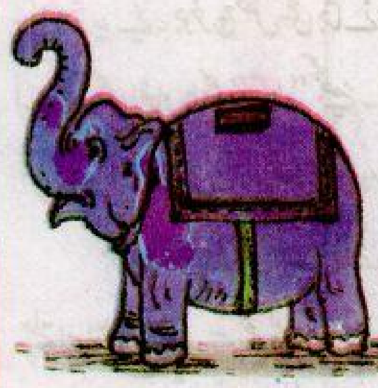

جو شخص کم فہم اور کوتاہ اندیش ہے، وہ آگے پیچھے کچھ نہیں دیکھتے۔ نہ آمد کی خبر رکھتے ہیں نہ خرچ کی۔ وہ ضروری اور فضول کاموں میں کچھ تمیز نہیں کرتے۔ صرف موجودہ حالات کو دیکھتے ہیں۔

بچوں کی طرح اپنی ہوس پوری کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ اتفاقی ضرورتوں کے واسطے کچھ نہیں بچاتے۔ اس لئے بہت جلد مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ فضول خرچ یا مسرِف کہلاتے ہیں۔

کفایت شعاری اختیار کرنے اور فضول خرچی سے بچنے کیلئے چند باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

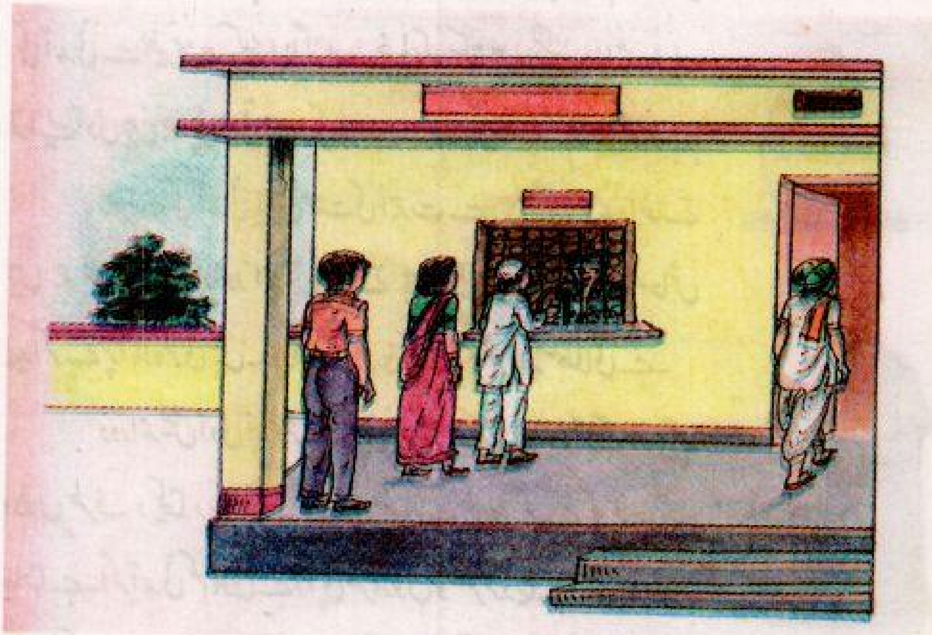

اپنی آمد و خرچ کا حساب رکھیئے۔ بیجا خرچ سے فوراً ہاتھ روکئے۔ کوئی چیز (کیسی ہی سستی ہو) بلا ضرورت ہرگز نہ خریدیئے۔ جو خرچ محض شیخی جتانے، فخر کرنے اور اترانے کی غرض سے کئے جاتے ہیں۔ ان میں ایک پیسہ بھی اٹھا دینا بھی ''گناہ'' سمجھیئے۔ جو کچھ خریدیں، نقد داموں سے خریدیں، قرض کے طور پر کوئی بھی چیز ہرگز نہ خریدیں۔ گرچہ تھوڑی ہی دیر کے واسطے ہو۔

غریب آدمی جو اپنی محنت کی اُجرت سے گزارہ کرتے ہیں اگر وہ کفایت شعاری کے طریقے پر چلتے اور اپنی آمد میں سے کچھ پس انداز کرتے رہتے ہیں تو ایک دو نسلوں کے بعد ان کی اولاد اچھی خاصی دولت مند بن جاتی ہے۔ اسی طرح جو دولت مند فضول خرچی کی بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ بہت

جلد مُفلس اور تہی دست ہوکر گداگری یا بے راہ روی کے شکار ہوجاتے ہیں۔ اکثر غریب آدمی ایسے ہیں جو کفایت شعاری کر کے کچھ پس انداز کر سکتے ہیں مگر اس کے محفوظ رکھنے کا موقع ان کو میسّر نہیں۔ ایسے لوگوں کی آسانی کے واسطے سرکار نے ہرڈاک خانے اور بینک میں امانت رکھنے کا انتظام کردیا ہے۔ کم سے کم سو روپیہ تک وہاں جمع ہوسکتے ہیں۔ وہاں ساڑھے تین فیصدی سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ جمع کی ہوئی رقم میں سے ہفتے میں ایک بار جس قدر چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔ روپیہ جمع کرنے والوں کو ایک کتاب ''پاس بک'' مل جاتی ہے۔ اس میں وصول باقی کا حساب لکھا جاتا ہے۔

پڑھیے اور سمجھیے :

بزرگ : سن رسیدہ (ضعیف)

میراث : ورثہ میں ملی ہوئی دولت

کفایت : کافی ہونا

ذاتی : اپنی

اُجرت : مزدوری

معاش : ذریعہ زندگانی

دوراندیش: دور کی بات سوچنے والا

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف) کفایت شعار کون کہلاتا ہے۔؟

(ب) مسرف کون ہوتے ہیں۔؟

(ج) دور اندیش سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(د) بخالت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(ہ) آپ اپنی رقم کہاں جمع کرتے ہیں؟

مندرجہ ذیل جملے کو دیئے گئے الفاظ سے پُر کیجیے:

نیک
آمدنی
آمادہ
خرچ

میراث کی............ یا اپنی محنت کی اُجرت سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔
جو............ چلن اور دور اندیش ہوتے ہیں۔
کیوں کہ نیک چلنی انسان کو معاش پیدا کرنے پر............
کرتی اور دور اندیشی............ کرنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔

درج ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

امیر ______________________

نیک ______________________

آمدنی ______________________

بخیل ______________________

فائدہ ______________________

جملے بنائیے:

(۱) کفائت: ____________________

(۲) مسرف: ____________________

(۳) معاش: ____________________

(۴) گناہ: ____________________

(۵) نسل: ____________________

(۵) آپ اپنے محلے یا گاؤں میں کسی بخیل آدمی سے ملے ہوں یا ان کی کوئی کہانی سنی ہوگی اسے اپنی زبان میں لکھیے:

____

____

____

____

____

درج ذیل الفاظ کے املا درست کر کے لکھیے:

میراس :	____________
ازرت :	____________
فجول :	____________
مجج :	____________

مکھتر : ________

فائدا : ________

آمادہ : ________

ذیل جملوں کو زمانہ کے اعتبار سے نیچے کے خانہ میں لکھیے:۔

(i) اپنی آمد و خرچ کا حساب رکھوں گا

(ii) بیجا خرچ نہیں کرتے ہیں۔

(iii) میں نے جو کچھ خرید انقد داموں سے خریدا تھا۔

(iv) غریب آدمی اپنی محنت کی اجرت سے گزارہ کرتے ہیں۔

(v) میں ڈاک خانے میں اپنی بچی رقم جمع کروں گا۔

(vi) اپنی رقم کو فضول کاموں میں خرچ کر دیا تھا۔

(iiv) ہم کفائت شعاری سے کام کرتے ہیں۔

زمانہ مستقبل کے جملے	زمانہ حال کے جملے	زمانہ ماضی کے جملے

کیا آپ جانتے ہیں کہ انہیں کیا کہتے ہیں؟ مثال دیکھ کر سمجھیے اور پڑھیے:

(1)	حکم دینے والا	: حاکم	:	حکم
(2)	قتل کرنے والا	: قاتل	:	قتل
(3)	عقل والا	: عاقل	:	عقل
(4)	جادو کرنے والا	: ساحر	:	سحر
(5)	کتابت کرنے والا	: کاتب	:	کتابت

آپ بتائیے انہیں کیا کہتے ہیں؟ اور وہ کس لفظ سے بنا ہے:

(1)	عمل کرنے والا	: ____________	:	____________
(2)	علم والا	: ____________	:	____________
(3)	عشق کرنے والا	: ____________	:	____________
(4)	شکر کرنے والا	: ____________	:	____________
(5)	ذکر کرنے والا	: ____________	:	____________

آیئے پتہ کریں:

مقامی ڈاک گھر یا بینک میں جائیں اور خود دیکھیں کہ وہاں کون سا نظام کے تحت روپیہ کا لین دین ہو رہا ہے۔

کفایت شعاری سے ہمیں کیا فائدے ہیں لکھیے:

سبق 4: ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

جس بات پہ ہم منہ کھولیں گے   سچ جھوٹ کو پہلے تولیں گے
پھر سچے رستے ہولیں گے   کیوں جھوٹے موتی رولیں گے
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

جس بات سے ہو ناراض خدا   ماں باپ الگ ہوں جس سے خفا
رنجیدہ ہوں استاد جُدا   اس بات سے ہم کو حاصل کیا
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

کرتاہے جھوٹ پہ کون یقیں   سب جھوٹ پہ کرتے ہیں نفریں
جھوٹے کی قدر نہیں ہے کہیں   یہ سچ ہے،" سانچ کو آنچ نہیں"
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

سچے کی عزت ہوتی ہے   جھوٹے کی ذلت ہوتی ہے
سچے پر رحمت ہوتی ہے   جھوٹے پرلعنت ہوتی ہے
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

دی سچی زباں خدا نے ہمیں   توبہ! توبہ! کیوں جھوٹ کہیں
جو جھوٹ کہیں وہ خوار پھریں   یارب! ہم جھوٹ سے دُور رہیں
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

ماخوذ

پڑھیے اور سمجھیے:

ناراض	خفا	یقین	بھروسہ
خفا	غیر مطمئن	نفریں	نفرت
رنجیدہ	مایوس	ساچ	سچ
توبہ	گناہ سے باز آنا	عزت	حُرمت
خوار	ذلیل	ذلت	خواری۔ گناہ
لعنت	پھٹکار	رحمت	مہربانی

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(1) جھوٹ بولنے پر کون کون خفا ہو جاتے ہیں؟

(2) جھوٹی بات پر کوئی کیوں یقین نہیں کرتا ہے؟

(3) جھوٹے آدمی کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے؟

(4) سچے آدمی کی عزت کیوں ہوتی ہے؟

(5) بولنے سے قبل، ہمیں کن کن باتوں کا خیال کرنا چاہیے؟

خانہ (الف) کے شعر کو خانہ (ب) کے اشعار سے ملائیے:۔

خانہ (الف)	خانہ (ب)
جس بات پر ہم مُنہ کھولیں گے	کیوں جھوٹے موتی رولیں گے
پھر سچے رستے ہولیں گے	سچ جھوٹ کو پہلے تولیں گے
دی سچی زباں خدا نے ہمیں	یارب! ہم جھوٹ سے دور رہیں
جو جھوٹ کہیں وہ خوار پھریں	توبہ! توبہ! کیوں جھوٹ کہیں

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

(1) جس بات سے ہو............خدا ماں باپ الگ ہوں جس سے............

(2) جھوٹے کی قدر نہیں ہے............ یہ سچ ہے "سانچ کو............نہیں

(3) سچے پر............ہوتی ہے جھوٹے پر ....ہوتی ہے

مثال دیکھ کر دیے گئے الفاظ کی ضد لکھیے:

مثال	جھوٹ	:	سچ
(1)	عزت	:	______
(2)	ناراض	:	______
(2)	خفا	:	______
(4)	یقین	:	______
(5)	بولنا	:	______

آپ بھی کیجیے:

☆ بند مکمل کیجیے:

جس بات پر ہم منہ کھولیں گے سچ جھوٹ کو پہلے تولیں گے

______ ______

______

☆ کس بند میں یہ بات کہی گئی ہے

جو جھوٹ کہیں وہ خوار پھریں یارب ہم جھوٹ سے دور رہیں

______ ______

☆ شاعر کن باتوں سے دور رہنا چاہتا ہے اور کیوں؟ لکھئے:

آیئے کر کے دیکھیں:

مثال "سانچ کو آنچ نہیں" کا مطلب ہے سچائی کو دلیل اور ثبوت کی ضرورت نہیں: اسے ضرب المثل کہتے ہیں عام طور سے لوگ اسے محاورہ سمجھتے ہیں لیکن یہ محاورہ سے الگ ہوتا ہے اگر آپ نے بھی کوئی ضرب المثل سنا ہو تو اسے مطلب کے ساتھ مندرجہ ذیل خانے میں لکھیے:

ضرب المثل	مطلب
(1)	
(2)	
(3)	
(4)	
(5)	

لسانی کھیل

مقصد: جملے میں لفظ کا تکرار کے ساتھ استعمال

ہدایت: ۔ مثال کے مطابق ایک لفظ کو دوبار استعمال کر کے دو بچے جملے بنانے کا کھیل کھیلیں گے۔ جو کھلاڑی اپنے جدول سے موزوں تکراری لفظ لے کر دو منٹ میں ایک جملہ پورا کرے گا اسے 2 نمبر ملیں گے۔ ایک کھلاڑی اپنی باری میں اگر جملہ نہیں بنا سکا تو دوسرا کھلاڑی بنائے گا اور اسے بونس کے نمبر ملیں گے۔

مثال: ۔ قدم قدم پر خطرہ ہے۔

گلی گلی	ٹہنی ٹہنی	ذرہ ذرہ	پتہ پتہ
کھیل کھیل	گلشن گلشن	بچہ بچہ	در در

کھلاڑی۔1	کھلاڑی۔2
1..........میں شور ہے	1..........سمندر ہے
2..........جھوم رہی ہے	2..........عزیز ہے
3..........روشن ہے	3..........روشنی ہے
4..........بہار ہے	4..........اہم ہے
5..........جانتا ہے	5..........نکھار ہے
6..........بھٹکا ہے	6..........سایہ ہے
7..........ہرا ہے	7..........روانی ہے
8..........میں سیکھا ہے	8..........چرچا ہے

سبق 5

حضرت بی بی فاطمہ

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے کی بات ہے۔ مسجد نبوی سے متصل ایک گھر تھا، جس کا ایک دروازہ مسجد نبوی میں بھی کھلتا تھا۔ اسی گھر میں ایک خاتون اپنی گود میں بچہ لئے چکی پیس رہی تھیں، ٹھیک اسی وقت ان کے والد گھر میں تشریف لاتے ہیں۔ اپنی بیٹی کو اس حالت میں چکی پیستے دیکھ کر وہ پوچھتے ہیں۔ ''بیٹی! گھر میں فضّہ نہیں ہیں کیا؟''

بیٹی جواب دیتی ہیں۔ ''بابا! فضّہ تو گھر میں ہی موجود ہیں۔'' یہ سن کر ان کے والد فرماتے ہیں۔ ''بیٹی پھر آپ چکّی کیوں پیس رہی ہیں۔'' بیٹی جواب دیتی ہیں۔ بابا جان! فضّہ اور میں نے گھر کے سارے کام بانٹ لئے ہیں اور آج چکّی پیسنے کی باری میری ہے، یہ سن کر ان کے والد بہت خوش ہوئے اور بیٹی کو بہت ساری دعائیں دیں۔

اس واقعہ میں جو خاتون گود میں بچہ لئے چکی پیس رہی تھیں، وہ تھیں! جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ جن کو لوگ بی بی فاطمہ، بی بی صاحبہ یا جنابہ سیدہ کہتے ہیں۔ ان کے والد جو گھر میں تشریف لائے وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور فضہ ان کی کنیز تھیں جو گھر کے کام کاج کیلئے آئی تھیں، لیکن انہوں نے کبھی بھی جناب فضہ کے ساتھ کنیز جیسا سلوک نہیں کیا بلکہ ان کے ساتھ سگی بہن جیسا سلوک کرتیں، یہ اعمال تھے بی بی فاطمہؓ کے اپنے اس اعمال کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بے پناہ محبت کرتے اور پارۂ جگر کہہ کر پکارتے۔ صرف اپنی کنیز ہی نہیں بلکہ عام لوگوں کے ساتھ بھی بی بی فاطمہ اس قدر شفقت اور مہربانی سے پیش آتیں، جو بھی ان سے ملتا، اُنہیں کا ہو کر رہ جاتا۔ وہ ہمیشہ ایسی باتوں سے پرہیز کرتیں، جسے سُن کر کسی کو تکلیف ہو، بلکہ اس قدر ہمدردی و مہربانی سے پیش آتیں کہ سبھی اپنا دُکھ درد اُن سے بیان کرتے اور وہ انہیں ان کے مسائل کا حل بتاتیں۔ جس کے سبب وہ تمام عرب ممالک میں خاصی مشہور تھیں۔

جو خاتون آپ کے پاس آتیں، آپ اُنہیں نیک بننے اور اللہ کا شکر بجالانے کی نصیحت کرتیں۔ گھر کے کام کے بعد اُن کا زیادہ تر وقت اللہ کا شکر بجالانے اور عبادت خداوندی میں صرف ہوتا، وہ سبھی خواتین سے ضرور نصیحت کرتیں کہ ''حیا تمہارا زیور ہے اُسے کبھی نہ چھوڑنا''۔ ان کی زندگی بھی بڑی تکلیف سے بسر ہوتی تھی۔ انہوں نے کبھی بھی دولت کی خواہش نہیں کی۔ اگر گھر میں کھانا نہ ہوتا تو فاقہ کر لیتیں اور کسی کو بھی اس بات کی بھنک نہیں لگنے دیتیں کہ آج رسول کی بیٹی کے گھر فاقہ ہے۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا کہ ان کے گھر میں کئی وقت کا فاقہ ہے اور کھانے کا کچھ سامان مہیا ہوا اُسی وقت کسی سائل نے کھانا طلب کیا تو بی بی سیدہ نے فوراً کھانا اُس سائل کو دے دیا اور خود فاقے پر فاقہ کر لیا۔ ان کی یہ بہت بڑی خوبی تھی کہ اُنہوں نے اپنے در سے کبھی بھی کسی کو مایوس نہیں کیا جس کے سبب لوگ ان کی بڑی عزت اور احترام کرتے۔ لوگ اُن کے ایثار و قربانیوں کے واقعے سناتے اور نصیحت پاتے۔

ان کی شادی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی، جو مسلمانوں کے چوتھے اور آخری خلیفہ تھے۔ جن کی شجاعت اور بہادری عرب میں آج بھی مشہور ہے۔ ان کے دونوں فرزند امام حسنؓ اور امام حسینؓ، مسلمانوں کے ''امام'' کہلائے جو بی بی فاطمہؓ کی ذاتی تربیت کا ہی ثمرہ ہے۔ اگر اسلامی تاریخ دیکھی جائے تو ان کو ذات، رسالت، خلافت اور امامت کی ایسی کڑی معلوم ہوتی ہے، جس سے تینوں رشتے ایک ساتھ منسلک ہیں۔ ایسی تھیں حضرت بی بی فاطمہ۔

پڑھیے اور سمجھیے:

متصل	ستا ہوا، لگا ہوا	سائل	سوال کرنے والا سوالی
واقعہ۔		نصیحت	اچھی اور نیک بات بتانا
پیغمبر	پیغام پہنچانے والا (اللہ کا)	حیا	شرم
کنیز	لونڈی۔ دایہ	فاقہ	بھوک
اعمال	(جمع عمل) کام، طور طریقہ	عین	ٹھیک
پارۂ جگر	دل کا ٹکڑا	تربیت	پرورش
شفقت	مہربانی	ثمرہ	پھل۔ نتیجہ
شجاعت	بہادری		

درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

(i) حضرت بی بی فاطمہ کون تھیں؟

(ii) حضرت بی بی فاطمہ کے والد کون تھے؟

(iii) فضہ کون تھیں؟ اور وہ کیا کام کرتی تھیں؟

(iv) حضرت بی بی فاطمہ عورتوں کو کیا تعلیم دیا کرتی تھیں؟

(v) حضرت علیؓ کون تھے؟

مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

بچہ ______

وقت ______

تکلیف ______

خاتون ______

خلیفہ ______

خالی جگہوں کو سبق کی مناسبت سے پُر کیجیے:

(i) حضرت بی بی فاطمہ حضرت محمدؐ کی.................. تھیں۔

(ii) اپنی.................. بچہ کیلئے چکّی.................. رہی تھیں۔

(iii) حضرت بی بی فاطمہ کو حضرت محمدؐ.................. کرتے تھے۔

(iv) حضرت بی بی فاطمہ خواتین سے ضرور کہتیں.................. ہے۔

(v) حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ مسلمانوں کے.................. کہلائے۔

ذیل کی عبارت کو غور سے پڑھیے اور اسم، صفت، ضمیر اور فعل کو چن کر نیچے کے خانہ میں الگ الگ لکھیے:

اس واقعہ میں جو خاتون گود میں بچے لئے چکی پیس رہی تھیں وہ جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ تھیں۔ جن کو لوگ بی بی فاطمہ، بی بی صاحبہ یا جناب سیدہ بھی کہتے ہیں۔ ان کے والد جو گھر میں تشریف لائے وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور فضہ ان کی کنیز تھیں جو گھریلو کام کیا کرتی تھیں۔ لیکن انہوں نے کبھی بھی جناب فضہ کے ساتھ کنیز جیسا سلوک نہیں کیا بلکہ وہ ان کے ساتھ سگی بہن جیسا سلوک کرتیں۔ ان کے اس اعمال کی وجہ سے حضرت محمدؐ اُن سے بے پناہ محبت کرتے اور اپنا پارہ جگر کہہ کر پکارتے۔

نمبر شمار	اسم	ضمیر	صفت	فعل
1				
2				
3				

املا، درست کر کے لکھیے:

نمبر شمار	مطسل	باٹ	تمرہین	ترجمہ	صائل
1					
2					
3					
4					

درج ذیل جملوں کو درست کیجیے اور لکھیے:

(i) ایک گھر تھا مسجد نبوی سے متصل۔ ______________________

(ii) چکّی پیس رہی تھیں گود میں بچہ لیے۔ ______________________

(iii) انھیں کا ہو کر رہ جاتا جو بھی ان سے ملتا۔ ______________________

(iv) فاقہ ہے کئی وقت کا ان کے گھر میں۔ ______________________

(v) احترام کرتے اور عزت سبھی ان کی۔ ______________________

واقعات کی مناسبت سے جملوں کو ترتیب دیجیے:

ایسی تھیں بی بی فاطمہ۔ ____________

آپ خاتون کو نیک بننے اور اللہ کا شکر بجالانے کی نصیحت کرتیں۔ ____________

بیٹی! گھر میں فضہ نہیں ہے کیا؟ ____________

حضرت بی بی فاطمہ، فضہ کے ساتھ بہن جیسا سلوک کرتی تھیں۔ ____________

انہوں نے کبھی بھی دولت کی خواہش نہیں کی۔ ____________

مثال دیکھ کر پورا کیجیے:

مثال رسول : رسالت

نبی : ____________

خلیفہ : ____________

امام : ____________

ولی : ____________

سبق6:

ہمیں پیاس کیوں لگتی ہے

ہمیں پیاس لگتی ہے اور کیوں لگتی ہے؟ اس کے متعلق سب سے پہلے کس نے سوچا اور کیوں سوچا یہ تو نہیں معلوم۔لیکن اس دلچسپ سوال کا جواب دینے والے پہلے دانشور تھے بقراط۔ جنہوں نے گلے کی خشکی کو پیاس کی علامت کے طور پر محسوس کیا۔ تیرہویں صدی تک ہم یہ مانتے تھے کہ جب پھیپھڑوں میں پانی کی کمی ہوتی تو ہمیں پیاس کا احساس ہوتا ہے۔

آج جدید طبی تحقیقات کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ پیاس لگنے کا سبب ہمارے دماغ میں موجود ایک غدود ہے جسے تھائی پالس کہتے ہیں۔اس غدود سے جسم میں پانی کے توازن کو برقرار رکھنے کیلئے ایک قسم کا ہارمون خارج ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں پیاس کا احساس ہوتا ہے۔اگر اس غدود کو ہم جسم سے الگ کر دیں تو بغیر ضرورت ہی ہمیں پیاس لگنے لگے گی یا پیاس کا احساس ہوگا ہی نہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے جسم میں پانی کی کیا اہمیت ہے؟ یہ نہ صرف ہماری ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ جسمانی حرارت کو برقرار رکھنے میں بھی کارآمد ہے۔ ہمارے جسم سے ہر روز پانی کا اخراج پسینہ ،پیشاب اور عمل تنفس کے ذریعہ ہوتا ہے،جس سے

ہمارے جسم کے فاسد مادّے خارج ہوتے رہتے ہیں اور ہم ان کے بُرے اثرات سے بچ جاتے ہیں۔

دماغ کے اندر موجود یہ مرکزی غدود ہر جاندار کیلئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ انسان کیلئے کیوں کہ بغیر خوراک کے انسان کئی روز تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن پانی کے بغیر وہ سات دنوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

انسانی جسم میں اس کے وزن کا بڑا حصہ پانی کا ہوتا ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں ایک صحت مند انسان میں اس کے وزن کا 66% حصہ پانی کا ہوتا ہے۔ معدے میں جہاں نظم ہضم ہوتا ہے وہاں پانی کی بدولت ہی کھانا تحلیل ہوتا ہے اور دوسر یا عضاء تک پہنچتا ہے۔ اگر ہمارے جسم میں پانی کی کمی ہوجائے تو بیماری لاحق ہوجاتی ہے اور مزید دس فیصد پانی کی کمی سے موت ہوسکتی ہے۔ لہذا ہم پانی پی کر صرف اپنی تشنگی ہی دور نہیں کرتے بلکہ اس کے بدولت ہی ہضم شدہ غذا اور تغذیہ جسم میں تحلیل ہوتا اور پہنچتا ہے۔ ہم اپنے جسم میں پانی کی مقدار صرف پانی ہی پی کر پورا نہیں کرتے بلکہ مختلف قسم کی غذاؤں پھلوں اور سبزیوں سے بھی اس کی کمی پوری کرتے ہیں۔

ایک صحت منداور تندرست آدمی کو روزانہ پانچ سے چھ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے انسانی جسم میں یہ مقدار اس بات پر منحصر کرتی ہے کہ اس کے جسم سے کس قدر پانی کا اخراج ہوتا ہے۔ زیادہ